رمضان المبارک کے مسائل وفضائل

O.... تحریر....O محمد اسماعیل ساجد—— جام پور

نیا چاند دیکھنے کی دعا: اللھم اھلہ' علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی و ربک اللہ

(مشکوۃ ص ۱۷۵ باب کتاب الصوم)

رمضان المبارک کے روزہ کی فرضیت: "یآ یھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون O ایاماً معدودات فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر" (پارہ ۲ سورۃ بقرۃ)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جیسے کہ تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ یہ گنتی کے چند دن ہیں پس تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اسکو چاہیے کہ وہ دوسرے دنوں میں اسکی گنتی پوری کرے۔

ان آیات میں رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت ثابت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں بلکہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھے البتہ کچھ طریقہ میں فرق تھا یاد رہے کہ رمضان المبارک کے روزہ کا تارک کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدًی للناس وبینت من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ و من کان مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ

بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ماھداکم و لعلکم تشکرون (سورۃ بقرہ ۱۸۵)

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا۔ اس قرآن مجید میں ہدایت ہے لوگوں کے لئے اور حق اور باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں جو بھی تم میں سے اس مہینہ کو پائے (یعنی مسافر نہ ہو، تندرست اور مقیم ہو) وہ روزہ رکھے جو بیمار ہو یا مسافر اس کو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا ہوگی اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے سختی نہیں کرنا چاہتا اور یہ چاہتا کہ تم رمضان المبارک کی گنتی کو پورا کرو اور اللہ کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

رمضان المبارک میں شیطانوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ و غلقت ابواب الجھنم و سلسلت الشیاطین (متفق علیہ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

روزہ رکھنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

رمضان المبارک کا بابرکت ماہ مغفرت و بخشش کے حصول کا مہینہ ہے جو شخص اس کے احکام پر کما حقہ عمل پیرا ہو کر اور اپنے سابقہ گناہوں پر نادم و شرمسار ہو کر بارگاہ الٰہی میں دست توبہ پھیلاتا ہے تو وہ یقیناً بخشش و مغفرت حاصل کر لیتا ہے اس ماہ دن کو روزے رکھنا اور رات کو قیام کرنا ایک ایسا عظیم کام ہے جو تمام سابقہ گناہوں کو معاف کروانے کا سبب بن جاتا ہے اس سے ہمیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دینی چاہیے۔ اس کی

تصدیق میں پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ

(متفق علیہ)

جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کی حالت میں حصول ثواب کی نیت سے روزے رکھے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

دیکھیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے کتنا عظمتوں والا مہینہ عطا فرمایا ہے اس میں ہمیں زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وہ انسان تو ہیں ہی بد قسمت جن کی زندگی میں رمضان المبارک آئے وہ اس میں عبادت کر کے اپنے رحمٰن کو راضی نہ کرے۔

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

عن عمربن الخطاب رضی اللہ عنہ ' قال قال رسول اللہ ﷺ ذاکر اللہ فی رمضان مغفورٌ لہ' وسآئلُ اللہ فیہ لا یخیبُ رواہ بیہقی فی شعب الایمان (جلد ۷ ص ۲۳۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سوال کرنے والے کو خالی نہیں لوٹاتا۔

رمضان کے ایک روزے کا مرتبہ

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من افطر یوماً من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہُ صومُ الدھر کلہ وان صامہ (ترمذی' ابو داؤد' ابن ماجہ)

حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک میں ایک روزہ بھی (جان بوجھ کر) چھوڑ دے بغیر رخصت شرعی اور بدوں

مرض کے تو تمام عمر کا روزے رکھنا (رمضان کے ایک چھوڑے ہوئے روزے کا) بدلہ نہیں چکا سکتا۔

مسلمان بھائیو! اب ذرا غور کریں کہ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ جس نے ایک روزہ جان بوجھ کر چھوڑا اگر اس کے بدلے ساری عمر روزے رکھے تو جو رمضان المبارک میں اسکو روزے رکھنے کا ثواب ملتا تھا وہ نہیں پا سکے گا۔

اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کی کتنی عظمت ہے اس میں ثواب کتنا زیادہ ملتا ہے اس لئے تمام مسلمان بھائیوں کو اس بابرکت مہینے میں روزے لازمی رکھنے چاہئیں جو بھائی روزے نہیں رکھتے وہ اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور قیامت کے دن اپنے کئے کا حساب دیں گے اس وقت پھر کسی نے کچھ بھی کام نہیں آنا۔

روزے دار کے لئے جنت کا سپیشل دروازہ

عن سهل بن سعد رضى الله تعالى عنه' عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان فى الجنة باباً يقالُ له الريان يدخلُ منه الصائمون يوم القيامة لايدخلُ منهُ احد غيرهم يقالُ اين الصائمون؟ فيقومون لا يدخلُ منهُ احد غيرهم فاذا دخلو اغلق فلم يدخل منه احد (بخاری ج ا ص ۲۵۴ و مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ جس کا نام باب ریان ہے۔ قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہوگا اور اعلان کیا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں؟ تو وہ لوگ کھڑے ہوں گے جو روزہ رکھتے تھے اس دروازہ سے روزہ داروں کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہوگا اور جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا اور اس میں سے اور کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔

قرآن اور روزہ قیامت کے دن سفارشی ہو گا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے روزہ کہے گا۔ "اے میرے رب میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات (پوری کرنے) سے روکے رکھا اس لئے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اسی طرح قرآن کہے گا اے میرے رب اس بندے کو رات (قیام کے لئے سونے سے روکے رکھا اس کے بارے میں میری یہ سفارش قبول فرما ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (رواہ احمد و طبرانی)

روزہ دار جہنم سے دور

من صام یوماً ابتغآء وجه الله باعدهُ الله من جهنم (بیہقی)
نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنہم سے دور رکھے گا۔

تشریح: اس سے یہ تاثر نہ لیا جائے کہ پورے رمضان المبارک میں صرف ایک روزہ رکھنے والا جنہم سے دور رکھا جائے گا بلکہ یہ تو رمضان المبارک کے علاوہ ہے۔

روزہ اللہ کے لئے ہے

حدیث قدسی ہے کہ کل عمل ابن ادم له الا الصوم فانه لی وانا اجزی به (بخاری)

ترجمہ: یعنی انسان کے ہر عمل کا ایک مقرر کیا ہوا ثواب ملے گا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روزہ خاص ہے اور اس کا بدلہ بھی میں دوں گا۔

روزہ کی نیت: روزہ کی نیت رات کو کرنی چاہیے یاد رہے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے نیت کے لئے عموماً و بصوم غد نویت جو پڑھی جاتی ہے اس کا حدیث رسول ؐ سے کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ یہ پڑھنا بدعت ہے۔ دل سے نیت کرنا

رمضان المبارک کی ضروری ہے۔

روزہ افطار کرنے کی دعا

اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت (ترجمہ) اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے میں نے افطار کیا۔

سحری کھانے کی فضیلت

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ ؐ تسحروا فان فی السحور برکۃ (متفق علیہ)

(ترجمہ) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

اور مسلم شریف کی روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا ہمارے روزہ اور اہل کتاب (عیسائی اور یہودی) کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے۔ یعنی عیسائی اور یہودی بغیر سحری کے روزہ رکھتے تھے تم یہود اور عیسائیوں کی مخالفت کیا کرو۔

افطاری میں جلدی کرنا

عن سھل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیرما عجلوا الفطر (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۴۳۱)

(ترجمہ) سہلؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لوگ اس وقت تک بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں (سورج غروب ہونے کے بعد) جلدی کرتے رہیں گے۔

روزے کے احکام: روزہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے، جماع کرنے، چغلی، غیبت، فحش اور جھوٹ وغیرہ سے ایمانداری و خلوص اور نیک نیتی کیساتھ بچنے کا نام روزہ ہے۔ اس لئے روزہ کی حالت میں چغل خوری، جھوٹ بولنے اور فحش زبان استعمال کرنے سے اور پرہیز ضروری ہے اور روزہ کی حالت میں نماز پڑھنا بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں نماز نہیں

پڑھتے' نماز پڑھنا ضروری ہے جو نماز نہیں پڑھتے ان کا روزہ نہیں ہوگا۔

اگر روزہ کی حالت میں قصداً کھا پی لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا تو پھر اس کا کفارہ ہوگا کفارہ یہ ہوگا پہلے تو ایک غلام آزاد کرے یا پھر ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دو مہینے تک پے درپے روزے رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے زمانہ میں بھی ایک ایسا کام ایک ایسے شخص ہوگیا تھا تو آپؐ نے ان تین چیزوں کا حکم صادر فرمایا تھا۔

روزہ کی حالت میں

۱ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا' تیل' خوشبو' سرمہ' نہانا' سر پر پانی اور ہنڈیا کا نمک چکھنا اور کلی کرنا جائز ہے البتہ زیادہ مبالغے سے ناک میں پانی نہ ڈالے یا حلق میں پانی نہ ڈالے کہ پانی حلق میں اتر جائے۔

۲ روزہ کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں یا اپنی بیوی کا بوسہ لے لے مگر وہ شخص البتہ جس کو اپنے اوپر مکمل کنٹرول ہو۔

۳ روزہ کی حالت میں جنبی آدمی غسل کر سکتا ہے جیسے رات کو جنبی آدمی صبح صادق سے پہلے غسل نہ کر سکا تو روزہ رکھنے کے بعد غسل کر سکتا ہے۔ (ترمذی)

۴ اگر روزہ کی حالت میں حیض ونفاس آجائے تو روزہ اسی وقت ٹوٹ جائے گا تو اس روزہ کی قضا ہوگی مدت ختم ہونے کے بعد۔

۵ جان بوجھ کر قے کرنا یعنی حلق میں انگلی مار کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اگر قے خود بخود آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

روزہ کس چیز سے افطار کرنا چاہیے

كان النبیؐ يفطر قبل ان يصلی علی رطبات فان لم تكن رطبات فتمرات فان لم تكن تمرات فحسا حسوات من ماء (ترمذی' ابو داؤد)

(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نماز سے قبل تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے اگر تازہ نہ ملتیں تو خشک سے روزہ افطار کرتے اور اگر خشک بھی نہ ہوتیں تو پانی کے گھونٹ پی لیتے۔

روزہ افطار کروانے کا ثواب

نبی پاکؐ فرماتے ہیں جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ دوزخ سے آزاد ہو جائے گا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے روزے میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ صحابہؓ نے کہا ہم میں ہر شخص ایسا نہیں ہے جو روزہ افطار کروا سکے تو آپؐ نے فرمایا یہ اجر اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دے گا جو کسی روزہ دار کو دودھ، کھجور یا پانی سے روزہ افطار کروائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (بیہقی)

تراویح کی فضیلت

نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان المبارک کا قیام کیا (یعنی نماز تراویح پڑھی) ایمان اور ثواب کی نیت سے تو اس شخص کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

تراویح سنت رسول ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسولؐ رمضان میں آدھی رات کو نکلے اور مسجد میں جا کر نماز پڑھائی جب دوسرے روز صحابہؓ کا علم ہوا کہ نبی پاک ﷺ رات باجماعت نماز پڑھائی تو دوسری رات لوگ بہت زیاہ اکٹھے ہوگئے اور تمام لوگوں نے آپؐ کی امامت میں (نماز تراویح) ادا کی۔ تیسرے دن اس کی بہت زیادہ تشہیر ہوئی تو تیسری رات تو بہت زیادہ لوگ مسجد میں جمع ہوگئے تیسری رات بھی صحابہ نے نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔

چوتھی رات لوگ مزید زیادہ اکٹھے ہوگئے لیکن آپؐ تشریف نہ لائے آپ نے فجر کی

نماز پڑھائی اور آپؐ نے ایک خطبہ دیا۔ تم لوگوں کا مسجد میں جمع ہونا مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے میں اس ڈر سے نہ آیا (کہ وحی کا سلسلہ جاری ہے) کہیں تم پر نماز تراویح کا ادا کرنا فرض نہ کر دیا جائے اور تم اس کو ادا کرنے سے قاصر رہو۔

ارشاد رسولؐ ہوا۔

فصلوا ایها الناس فی بیوتکم (بخاری)

(ترجمہ) تم اس نماز کو اپنے گھروں میں ہی ادا کیا کرو۔

آٹھ رکعت تراویح سنت رسولؐ ہے:

عن ابی سلمة بن عبدالرحمن انه اخبره انه سئل عائشة کیف کانت صلوة رسول الله ﷺ فی رمضان فقالت ما کان رسول الله ﷺ یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعةً (بخاری)(باب قیام رمضان)

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رمضان المبارک میں کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔

گیارہ رکعت تراویح کا فاروقی فیصلہ:

عن السآئب بن یزید انه قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب و تمیم الداری ان یقوما للناس باحدی عشرة رکعة (موطا امام مالک)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حکم دیا جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابی ابن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو کہ وہ لوگوں کو وتر سمیت گیارہ رکعت نماز تراویح پڑھائیں۔

نوٹ: یہ دونوں حدیثیں احادیث رسول ﷺ کے ذخیرہ میں بے داغ ہیں اور غیر مجروح ہیں کسی محدث نے اس پر اعتراض نہیں کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نبی

پاک ﷺ کے دور سے عہد فاروقی تک لوگ گھروں میں ہی نماز تراویح پڑھا کرتے تھے لیکن حضرت عمر فاروق ؓ نے لوگوں کے شوق کو دیکھ کر لوگوں کو گھروں کی بجائے مسجدوں میں نماز تراویح جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا بندوبست فرمایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بات کی تصدیق بھی فرمادی کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق چلتے ہوئے گیارہ رکعات تراویح ادا کرو اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ؐ اور جناب فاروق اعظم ؓ کے ان فرمودات پر عمل کریں اس میں ہی نجات ہے۔

ملا علی قاری حنفی کا فتویٰ

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں "انه صلی بهم ثمان رکعات والوتر" (جلد ۲ مرقات صفحہ ۱۷۴)

یعنی آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو آٹھ رکعت اور وتر پڑھائے۔

علامہ حسینی حنفی فرماتے ہیں

حضرت علامہ حسینی حنفی فرماتے ہیں "وقیل احدی عشرہ رکعةً وهو اختار مالك لنفسه" امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے اس لئے ہی گیارہ رکعت تراویح کو پسند فرمایا ہے کہ یہ ہی کہا گیا ہے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری)

امام مالک ؒ کی اپنی رائے

علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ امام مالک ؒ نے فرمایا نماز تراویح کی وہ تعداد جس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا تھا وہ زیادہ محبوب اور وہ گیارہ رکعت ہے۔

نبی پاک ؐ کے سامنے گیارہ رکعت

حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ ابی ابن کعب ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رمضان المبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "اے اللہ کے رسول ؐ رات کو ایک بات

ہو گئی ہے وہ یہ کہ ہماری عورتوں نے کہا ہم قرآن مجید نہیں پڑھی ہوئی ہیں اس لئے ہم تمہارے پیچھے نماز تراویح پڑھیں گی پھر میں نے آٹھ رکعت تراویح اور وتر (تین) پڑھائے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے گویا آپ نے اسے پسند فرمایا۔ (قیام اللیل امام مروزی)

نبی پاک ﷺ کی حیات مبارکہ میں گیارہ رکعت نماز تراویح کا پڑھنا ثابت ہو گیا ہے اس کی تصدیق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی کی اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سامنے جب ابی بن کعبؓ نے بیان کیا تو اگر یہ عمل غلط تھا تو نبی پاک ﷺ نے روکا کیوں نہیں اور گیارہ رکعت نماز تراویح کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے باجماعت کا مساجد میں اہتمام کیا تھا۔

ان دلائل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نماز تراویح قیام الیل آٹھ رکعت تراویح اور تین وتر ہے اس کے علاوہ بیس یا چھتیس وغیرہ پڑھانا ثابت نہیں ہے۔ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے واضح فرمان کو چھوڑ کر آئمہ کرام کی تقلید کرتے ہیں وہ قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ کا مطالعہ کریں۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ○ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکفرین ○ (سورۃ آل عمران)

کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر کرے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (سورۃ الاحزاب)

تحقیق تم لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باقی صفحہ ۱۲ پر